ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الاعراف

آیات ۱۳۸ تا ۱۴۳

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ
وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾
وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ
نِسَآءَکُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ
وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ
رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ
فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

ت ب ر

تَبِرَ یَتْبَرُ (س) تَبَرًا : ہلاک ہونا‘ برباد ہونا۔

تَبَارٌ (اسم ذات) : تباہی‘ بربادی۔ ﴿وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾﴾ (نوح) ”اور تو زیادہ نہ کر ظالموں کو مگر تباہی میں۔“

تَبَّرَ یُتَبِّرُ (تفعیل) تَتْبِیْرًا : تباہ کرنا‘ برباد کرنا۔ ﴿وَ کُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿۳۹﴾﴾ (الفرقان) ’’اور سب کو ہم نے برباد کیا جیسا برباد کرنے کا حق ہے۔‘‘

مُتَبَّرٌ (اسم المفعول اور ظرف) : (۱) برباد کیا ہوا (۲) برباد شدہ جگہ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۳۹۔

ج ل و

جَلَا یَجْلُوْ (ن) جَلْوًا : کسی چیز کو آشکارا کرنا‘ نمایاں کرنا۔

جَلَاءً : کسی کو شہر سے نکالنا‘ جلاوطن کرنا۔ ﴿وَلَوْ لَا اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَھُمْ فِی الدُّنْیَا ط﴾ (الحشر:۳) ’’اگر نہ ہوتا کہ لکھا اللہ نے ان پر جلاوطن کرنا تو وہ ضرور عذاب دیتا ان کو دنیا میں۔‘‘

جَلّٰی یُجَلِّیْ (تفعیل) تَجْلِیَۃً : کسی چیز کو خوب روشن کرنا۔ ﴿وَالنَّھَارِ اِذَا جَلّٰھَا ﴿۳﴾﴾ (الشمس) ’’قسم ہے دن کی جب وہ خوب روشن کر دے اس کو۔‘‘

تَجَلّٰی یَتَجَلّٰی (تفعّل) تَجَلٍّ : خوب روشن ہونا‘ جلوہ افروز ہونا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

د ک ک

دَکَّ یَدُکُّ (ن) دَکًّا : کسی چیز کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کرنا‘ ہموار کرنا۔ ﴿وَ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ﴿۱۴﴾﴾ (الحاقۃ) ’’اور اٹھائی جائے گی زمین اور پہاڑ پھر دونوں کو کوٹ کر ہموار کیا جائے گا‘ یک بارگی ہموار کرنا۔‘‘

دَکٌّ (اسم ذات بھی ہے) : ہموار زمین۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

دَکَّاءُ : نرم مٹی کا ٹیلہ۔ ﴿فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ج﴾ (الکھف:۹۸) ’’پھر جب آئے گا میرے رب کا وعدہ تو وہ بنا دے گا اس کو ایک نرم مٹی کا ٹیلہ۔‘‘

خ ر ر

خَرَّ یَخِرُّ (ض) خَرًّا : بلندی سے پستی میں گرنا۔ آیت زیر مطالعہ ۱۴۳۔

ترکیب

(آیت ۱۳۸) ’’جٰوَزَ‘‘ (مفاعلہ) کے معنی ہیں دریا کو پار کرنا۔ با کے صلہ کے ساتھ معنی ہو جاتے ہیں کسی کو پار کرانا۔ ’’قَوْمٍ‘‘ نکرہ مخصوصہ ہے جبکہ ’’یَعْکُفُوْنَ‘‘ اس کی خصوصیت اور حال ہے۔ (آیت ۱۳۹) ’’مَاھُمْ‘‘ مبتدأ مؤخر ہے‘ ’’مُتَبَّرٌ‘‘ اس کی خبر مقدم ہے اور ’’فِیْہِ‘‘ متعلق خبر ہے۔ پھر یہ پورا جملہ ’’اِنَّ ھٰۤؤُلَآءِ‘‘ کی خبر ہے۔ اسی طرح ’’مَا‘‘ مبتدأ مؤخر ہے‘ ’’بٰطِلٌ‘‘ اس کی خبر مقدم ہے اور جملہ فعلیہ ’’کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ‘‘ متعلق خبر ہے‘ اس لیے اس کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت ۱۴۱) ’’سُوْٓءَ الْعَذَابِ‘‘ مرکب اضافی ہے لیکن اس کا ترجمہ مرکبِ توصیفی میں ہوگا (دیکھیں آیت ۴۹/۲۰‘ نوٹ ۳) ’’عَظِیْمٌ‘‘ کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ ’’بَلَآءٌ‘‘ کی صفت ہے‘ اگر ’’رَبِّ‘‘ کی ہوتی تو ’’عَظِیْمٍ‘‘ آتی۔

ترجمہ:

وَجٰوَزْنَا : اور ہم نے پار کرایا	بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ : بنی اسرائیل کو

اَلْبَحْرَ : سمندر کے
فَاَتَوْا : تو وہ پہنچے
عَلٰی قَوْمٍ : ایک ایسی قوم پر
یَّعْکُفُوْنَ : جو جھکے بیٹھے ہوئے تھے
عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ : اپنے کچھ بتوں پر
قَالُوْا : انہوں نے کہا
یٰمُوْسَی : اے موسیٰؑ
اجْعَلْ : آپؑ بنا دیں
لَّنَآ : ہمارے لیے
اِلٰھًا : ایک الٰہ
کَمَا : جیسے کہ
لَھُمْ : ان کے لیے
اٰلِھَۃٌ : کچھ اِلٰہ ہیں
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا
اِنَّکُمْ : بے شک تم لوگ
قَوْمٌ : ایک ایسی قوم ہو
تَجْھَلُوْنَ : جو غلط عقائد رکھتی ہے
اِنَّ : یقیناً
ھٰٓؤُلَآءِ : یہ
مُتَبَّرٌ : برباد کیا ہوا ہے
مَّا : وہ
ھُمْ : یہ لوگ
فِیْهِ : جس میں ہیں
وَبٰطِلٌ : اور باطل ہے
مَّا : وہ، جو
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ : یہ لوگ کرتے ہیں
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا
اَ : کیا
غَیْرَ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ کو
اَبْغِیْکُمْ : میں چاہوں تمہارے لیے
اِلٰھًا : بطور الٰہ
وَّ : حالانکہ
ھُوَ : اُس نے
فَضَّلَکُمْ : فضیلت دی ہے تم کو
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ : تمام جہانوں پر
وَاِذْ : اور جب
اَنْجَیْنٰکُمْ : ہم نے تمہیں نجات دی
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ : فرعون کے پیروکاروں سے
یَسُوْمُوْنَکُمْ : وہ تکلیف دیتے تھے تم کو
سُوْٓءَ الْعَذَابِ : برے عذاب کی
یُقَتِّلُوْنَ : وہ قتل کرتے تھے
اَبْنَآءَکُمْ : تمہارے بیٹوں کو
وَیَسْتَحْیُوْنَ : اور زندہ رکھتے تھے
نِسَآءَکُمْ : تمہاری عورتوں کو
وَفِیْ ذٰلِکُمْ : اور اس میں
بَلَآءٌ : ایک آزمائش تھی
مِّنْ رَّبِّکُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے
عَظِیْمٌ : ایک بڑی (آزمائش)
وَوٰعَدْنَا : اور ہم نے وعدہ کیا
مُوْسٰی : موسیٰؑ سے
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً : تیس راتوں کا
وَّاَتْمَمْنٰھَا : اور ہم نے مکمل کیا انہیں
بِعَشْرٍ : دس سے
فَتَمَّ : تو پورا ہوا
مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ : انؑ کے رب کا طے شدہ وقت
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً : چالیس راتوں کا

وَقَالَ : اور کہا

مُوْسٰی : موسیٰؑ نے

لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ : اپنے بھائی ہارونؑ سے

اخْلُفْنِیْ : تو میرے پیچھے رہ

فِیْ قَوْمِیْ : میری قوم میں

وَاَصْلِحْ : اور اصلاح کر

وَلَا تَتَّبِعْ : اور پیروی مت کرنا

سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ : نظم بگاڑنے والوں کے راستے کی

وَلَمَّا : اور جب

جَآءَ : آئے

مُوْسٰی : موسیٰؑ

لِمِیْقَاتِنَا : ہماری طے شدہ جگہ پر

وَكَلَّمَهٗ : اور کلام کیا انؑ سے

رَبُّهٗ : انؑ کے رب نے

قَالَ : تو انہوںؑ نے کہا

رَبِّ : اے میرے رب

اَرِنِیْٓ : تو مجھے دکھا

اَنْظُرْ : تو میں دیکھوں

اِلَیْكَ : تیری طرف

قَالَ : (اللہ نے) کہا

لَنْ تَرٰىنِیْ : تو ہرگز نہیں دیکھے گا مجھ کو

وَلٰكِنِ : اور لیکن

انْظُرْ : تو دیکھ

اِلَى الْجَبَلِ : اس پہاڑ کی طرف

فَاِنِ : پھر اگر

اسْتَقَرَّ : وہ برقرار رہا

مَكَانَهٗ : اپنی جگہ پر

فَسَوْفَ : تو عنقریب

تَرٰىنِیْ : تو دیکھے گا مجھ کو

فَلَمَّا : پھر جب

تَجَلّٰی : روشن ہوا

رَبُّهٗ : انؑ کا ربّ

لِلْجَبَلِ : اس پہاڑ کے لیے

جَعَلَهٗ : تو اُس نے کر دیا اس کو

دَكًّا : ہموار زمین

وَّخَرَّ : اور گر پڑے

مُوْسٰی : موسیٰؑ

صَعِقًا : بے ہوش ہو کر

فَلَمَّآ : پھر جب

اَفَاقَ : افاقہ ہوا

قَالَ : تو انہوںؑ نے کہا

سُبْحٰنَكَ : تیری پاکیزگی ہے

تُبْتُ اِلَیْكَ : میں توبہ کرتا ہوں

وَاَنَا : اور میں

اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ : ایمان لانے والوں کا سب سے پہلا ہوں

نوٹ: آیت ۱۴۲ میں تیس دن کے بجائے تیس راتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں مہینے قمری ہوتے ہیں اور قمری مہینہ چاند دیکھنے سے شروع ہوتا ہے' جو کہ رات ہی میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے قمری مہینہ رات سے شروع ہوتا ہے۔ پھر اس کی ہر تاریخ غروب آفتاب سے شمار ہوتی ہے۔ جتنے آسمانی

مذاہب ہیں ان سب کا حساب اسی طرح قمری مہینوں سے شروع ہوتا ہے اور تاریخ غروب آفتاب سے شمار کی جاتی ہے۔ ابن عربی کا قول ہے کہ شمسی حساب دنیوی منافع کے لیے ہے اور قمری حساب اداءِ عبادات کے لیے ہے۔(معارف القرآن)

آیات ۱۴۴ تا ۱۴۷

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

ل و ح

لَاحَ يَلُوْحُ (ن) لَوْحًا : کسی چیز کا نمایاں ہونا۔

لُوْحًا : گرم ہونا' پیاسا ہونا۔

لَوْحٌ ج اَلْوَاحٌ (اسم ذات) : ہر چوڑی چیز جیسے لکھنے کی تختی' کشتی کے تختے وغیرہ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۵ اور ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾﴾ (البروج) ''بلکہ وہ قرآن مجید ہے ایک محفوظ تختی میں۔'' ﴿وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾﴾ (القمر) ''اور ہم نے سوار کیا اس کو کچھ تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔''

لَوَّاحٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بہت گرم ہونے والا' جھلسنے والا۔ ﴿لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾﴾ (المدثر) ''جھلسنے والی ہے کھال کو۔''

ترکیب

(آیت ۱۴۵) فعل امر ''وَاْمُرْ'' کا جواب امر ہونے کی وجہ سے ''يَاْخُذُوْا'' مجزوم ہوا ہے۔ ''اُورِيْكُمْ'' میں واو زائدہ ہے اور قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ (آیت ۱۴۷) ''بِاٰيٰتِنَا'' کی ''بِ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''لِقَآءِ'' حالت جر میں آیا ہے۔

ترجمہ:

قَالَ : (اللہ نے) کہا	يٰمُوْسٰى : اے موسیٰ
اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ : میں نے ترجیح دی تجھ کو	عَلَى النَّاسِ : لوگوں پر

بِرِسٰلٰتِیْ : اپنے پیغام کے لیے
فَخُذْ : پس تو پکڑ
اٰتَیْتُکَ : میں نے دیا تجھ کو
مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ : شکر کرنے والوں میں سے
لَہٗ : اس کے لیے
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ : سب چیزوں میں سے
وَّتَفْصِیْلًا : اور تفصیل ہوتے ہوئے
فَخُذْھَا : پس تو پکڑ اس کو
وَّاْمُرْ : اور تو حکم دے
یَّاْخُذُوْا : کہ وہ لوگ پکڑیں
سَاُورِیْکُمْ : میں دکھاؤں گا تم لوگوں کو
سَاَصْرِفُ : میں پھیر دوں گا
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں
وَاِنْ : اور اگر
کُلَّ اٰیَۃٍ : ساری نشانیاں
بِھَا : ان پر
یَّرَوْا : وہ دیکھیں
لَا یَتَّخِذُوْہُ : تو نہیں پکڑیں گے اس کو
وَاِنْ : اور اگر
سَبِیْلَ الْغَیِّ : گمراہی کے راستے کو
سَبِیْلًا : بطور راستے کے
بِاَنَّھُمْ : بسبب اس کے کہ انہوں نے
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو
عَنْھَا : ان سے
وَالَّذِیْنَ : اور جنہوں نے
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو
حَبِطَتْ : اکارت ہوئے

وَبِکَلَامِیْ : اور اپنے کلام کے لیے
مَآ : اُس کو جو
وَکُنْ : اور تو ہو جا
وَکَتَبْنَا : اور ہم نے لکھا
فِی الْاَلْوَاحِ : تختیوں میں
مَّوْعِظَۃً : نصیحت ہوتے ہوئے
لِّکُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز کے لیے
بِقُوَّۃٍ : قوت سے
قَوْمَکَ : اپنی قوم کو
بِاَحْسَنِھَا : اس کے بہترین کو
دَارَ الْفٰسِقِیْنَ : نافرمانی کرنے والوں کا گھر
عَنْ اٰیٰتِیَ : اپنی نشانیوں سے
یَتَکَبَّرُوْنَ : بڑے بنتے ہیں
بِغَیْرِ الْحَقِّ : حق کے بغیر
یَّرَوْا : وہ لوگ دیکھیں
لَّا یُؤْمِنُوْا : تو (بھی) ایمان نہیں لائیں گے
وَاِنْ : اور اگر
سَبِیْلَ الرُّشْدِ : ہدایت کے راستے کو
سَبِیْلًا : بطور راستے کے
یَّرَوْا : وہ دیکھیں
یَتَّخِذُوْہُ : تو پکڑیں گے اس کو
ذٰلِکَ : یہ ہے
کَذَّبُوْا : جھٹلایا
وَکَانُوْا : اور وہ لوگ تھے
غٰفِلِیْنَ : غفلت برتنے والے
کَذَّبُوْا : جھٹلایا
وَلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ : اور آخرت کی ملاقات کو
اَعْمَالُھُمْ : ان کے اعمال

هَلْ يُجْزَوْنَ : انہیں کیا بدلہ دیا جائے گا   اِلَّا : سوائے اس کے

مَا : جو   كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : وہ لوگ کرتے تھے

نوٹ۱: آیت ۱۴۵ میں بِاَحْسَنِهَا سے مراد احکامِ الٰہی کا وہ صاف اور سیدھا مفہوم ہے جو عقلِ عام سے ہر وہ شخص سمجھ لے گا جس کی نیت میں فساد اور دل میں کجی نہ ہو۔ اور دَارُ الْفٰسِقِيْنَ دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان قوموں کے آثارِ قدیمہ پر سے گزرو گے جنہوں نے اللہ کی بندگی اور اطاعت سے منہ موڑا۔ انہیں دیکھ کر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایسی روش اختیار کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۲: آیت ۱۴۷ میں حبطِ اعمال کا مطلب ہے کہ اعمال ضائع ہو گئے' بارآور نہ ہوئے اور لاحاصل رہے۔ (یعنی زندگی میں اگر کچھ نیکیاں کی بھی تھیں تو آخرت میں ان کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملا۔ مرتب) اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانی سعی و عمل کے بارآور ہونے کا انحصار کلیتاً دو امور پر ہے۔ ایک یہ کہ وہ سعی و عمل اللہ کے قانونِ شرعی کی پابندی میں ہو۔ دوسرے یہ کہ اس سعی و عمل میں دنیا کے بجائے آخرت کی کامیابی پیشِ نظر ہو۔ یہ دو شرطیں جہاں پوری نہ ہوں گی وہاں لازماً حبطِ اعمال واقع ہو گا۔ جس نے اللہ کی ہدایت سے منہ موڑ کر' باغیانہ انداز میں دنیا میں کام کیا' ظاہر ہے کہ وہ اللہ سے کسی اجر کی توقع رکھنے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔ اور جس نے سب کچھ دنیا ہی کے لیے کیا اور آخرت کے لیے کچھ نہ کیا وہ کس طرح آخرت میں پھل پائے گا۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۴

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا
يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا
اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ
رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ح ل ی

حَلِيَتْ يَحْلٰى (س) حَلْيًا : عورت کا زیور پہننا۔

حِلْيَةٌ ج حُلِيٌّ : زیور۔ ﴿وَتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً﴾ (النحل:۱۴) ''اور تاکہ تم لوگ نکالو اس سے کوئی

زیور۔'' اور زیرِ مطالعہ آیت ۱۴۸۔

حَلّٰی یُحَلِّیْ (تفعیل) تَحْلِیَۃً : زیور پہنانا' آراستہ کرنا۔﴿یُحَلَّوْنَ فِیْھَا اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ﴾ (الکھف:۳۱) ''وہ لوگ آراستہ کیے جائیں گے اس میں سونے کے کنگنوں سے۔''

ج س د

جَسِدَ یَجْسَدُ (س) جَسَدًا : خون کا چپکنا' چمٹنا۔

جَسَدٌ (اسم ذات بھی ہے) : بے جان جسم' دھڑ' ڈھانچا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۴۸۔

خ و ر

خَارَ یَخُوْرُ (ن) خُوَارًا : گائے کا ڈکارنا' آواز کرنا۔

خُوَارٌ (اسم ذات بھی ہے) : گائے کی آواز۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۴۸۔

ء س ف

أَسِفَ یَأْسَفُ (س) اَسَفًا : افسوس کرنا' غمگین ہونا۔

اَسِفٌ (صفت) : افسوسناک' غمگین۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۵۰۔

اَسَفٰی (اسم ذات) : افسوس' غم۔ ﴿یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ﴾ (یوسف:۸۴) ''اے افسوس! یوسفؑ (کی جدائی) پر۔''

آسَفَ یُوْسِفُ (افعال) اِیْسَافًا: غمگین کرنا' غصہ دلانا۔﴿فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْھُمْ﴾ (الزخرف:۵۵) ''پھر جب انہوں نے غصہ دلایا ہم کو تو ہم نے انتقام لیا ان سے۔''

ج ر ر

جَرَّ یَجُرُّ (ن) جَرًّا : کھینچنا' گھسیٹنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۵۰۔

ش م ت

شَمِتَ یَشْمَتُ (س) شَمَاتًا : کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

اَشْمَتَ یُشْمِتُ (افعال) اِشْمَاتًا : کسی کو تکلیف دے کر دوسروں کو خوش کرنا' دشمن کو خوش کرنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۵۰۔

س ك ت

سَکَتَ یَسْکُتُ (ن) سَکْتًا : تھم جانا' ساکت ہونا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۵۴۔

ترکیب

(آیت ۱۴۸) ''وَاتَّخَذَ'' کا فاعل ''قَوْمُ مُوْسٰی'' ہے۔ اس کا مفعول ''عِجْلًا'' ہے۔ جبکہ ''جَسَدًا'' بدل ہے ''عِجْلًا'' کا۔ ''خُوَارٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَہٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ (آیت ۱۵۰) جب منادیٰ کے طور پر آتا ہے تو ''اِبْنَ اُمَّ'' ایک لفظ کے طور پر آتا ہے۔ اس لیے ''اُمَّ'' پر بھی نصب آئی ہے۔ اس کا مضاف الیہ یائے متکلم ہے جو گری ہوئی ہے۔

ترجمہ:

وَاتَّخَذَ :اور بنایا
مِنْۢ بَعْدِهٖ :ان کے بعد
عِجْلًا :ایک بچھڑا
لَّهٗ :اس کے لیے
اَلَمْ يَرَوْا :کیا انہوں نے دیکھا ہی نہیں
لَا يُكَلِّمُهُمْ :کلام نہیں کرتا ان سے
سَبِيْلًا :کسی راستے کی
وَكَانُوْا :اور وہ لوگ تھے
وَلَمَّا :اور جب
وَرَاَوْا :اور انہوں نے دیکھا
قَدْ ضَلُّوْا :گمراہ ہو گئے ہیں
لَئِنْ :یقیناً اگر
رَبُّنَا :ہمارے رب نے
لَنَكُوْنَنَّ :تو ہم لازماً ہو جائیں گے
وَلَمَّا :اور جب
مُوْسٰٓى :موسیٰؑ
غَضْبَانَ :غضبناک ہوتے ہوئے
قَالَ :تو انہوںؑ نے کہا
خَلَفْتُمُوْنِيْ :تم لوگوں نے جانشینی کی میری
اَ :کیا
اَمْرَ رَبِّكُمْ :اپنے رب کے حکم سے (پہلے)
الْاَلْوَاحَ :تختیوں کو
بِرَاْسِ اَخِيْهِ :اپنے بھائی کے سر کو
اِلَيْهِ :اپنی طرف
ابْنَ اُمَّ :اے میری ماں کے بیٹے
اسْتَضْعَفُوْنِيْ :کمزور سمجھا مجھ کو
يَقْتُلُوْنَنِيْ :قتل کرتے مجھ کو

قَوْمُ مُوْسٰى :موسیٰؑ کی قوم نے
مِنْ حُلِيِّهِمْ :اپنے زیورات سے
جَسَدًا :جو ایک ڈھانچا تھا
خُوَارٌ :گائے کی ایک آواز تھی
اَنَّهٗ :کہ وہ
وَلَا يَهْدِيْهِمْ :اور نہ ہی وہ ہدایت دیتا ہے ان کو
اِتَّخَذُوْهُ :انہوں نے بنایا اس کو (الٰہ)
ظٰلِمِيْنَ :ظلم کرنے والے
سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ :وہ لوگ پچھتائے
اَنَّهُمْ :کہ وہ
قَالُوْا :تو انہوں نے کہا
لَّمْ يَرْحَمْنَا :رحم نہ کیا ہم پر
وَيَغْفِرْ لَنَا :اور نہ بخشا ہم کو
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ :خسارہ پانے والوں میں سے
رَجَعَ :لوٹے
اِلٰى قَوْمِهٖ :اپنی قوم کی طرف
اَسِفًا :غمگین ہوتے ہوئے
بِئْسَمَا :کتنی بری ہے وہ جو
مِنْۢ بَعْدِيْ :میرے بعد
عَجِلْتُمْ :جلد بازی کی تم لوگوں نے
وَاَلْقَى :اور انہوںؑ نے ڈالا
وَاَخَذَ :اور پکڑا
يَجُرُّهٗٓ :کھینچتے ہوئے اس کو
قَالَ :(ہارونؑ نے) کہا
اِنَّ الْقَوْمَ :بے شک قوم نے
وَكَادُوْا :اور قریب تھا کہ وہ لوگ
فَلَا تُشْمِتْ :پس تو خوش مت کر

بِیَ : مجھ سے	الْاَعْدَآءَ : دشمنوں کو
وَلَا تَجْعَلْنِیْ : اور تو مت بنا مجھ کو	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والے لوگوں کے ساتھ
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا	رَبِّ : اے میرے رب
اغْفِرْ لِیْ : تو بخش دے مجھ کو	وَلِاَخِیْ : اور میرے بھائی کو
وَاَدْخِلْنَا : اور تو داخل کر ہم دونوں کو	فِیْ رَحْمَتِكَ : اپنی رحمت میں
وَاَنْتَ : اور تو	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ : رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے
اِنَّ : بے شک	الَّذِیْنَ : جن لوگوں نے
اتَّخَذُوا : بنایا	الْعِجْلَ : بچھڑے کو (الٰہ)
سَیَنَالُهُمْ : ان کو پہنچے گا	غَضَبٌ : ایک غضب
مِّنْ رَّبِّهِمْ : ان کے رب (کی طرف) سے	وَذِلَّةٌ : اور کچھ ذلت
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا : دنیا کی زندگی میں	وَكَذٰلِكَ : اور اسی طرح
نَجْزِی : ہم بدلہ دیتے ہیں	الْمُفْتَرِیْنَ : گھڑنے والوں کو
وَالَّذِیْنَ : اور جنہوں نے	عَمِلُوا : عمل کیے
السَّیِّاٰتِ : برائیوں کے	ثُمَّ : پھر
تَابُوْا : انہوں نے توبہ کی	مِنْ بَعْدِهَا : ان کے بعد
وَاٰمَنُوْٓا : اور ایمان لائے	اِنَّ : تو بے شک
رَبَّكَ : آپؐ کا رب	مِنْ بَعْدِهَا : اس کے بعد (یعنی باوجود)
لَغَفُوْرٌ : یقیناً بے انتہا بخشنے والا ہے	رَّحِیْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے
وَلَمَّا : اور جب	سَكَتَ : تھم گیا
عَنْ مُّوْسَی : موسیٰؑ سے	الْغَضَبُ : غصہ
اَخَذَ : تو انہوںؑ نے پکڑا	الْاَلْوَاحَ : تختیوں کو
وَفِیْ نُسْخَتِهَا : اور ان کی تحریر میں	هُدًی : ہدایت تھی
وَّرَحْمَةٌ : اور رحمت تھی	لِّلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
هُمْ لِرَبِّهِمْ : اپنے رب سے ہی	یَرْهَبُوْنَ : ڈرتے ہیں

نوٹ: آیت ۱۵۰ میں ایک بہت بڑے الزام سے حضرت ہارون علیہ السلام کو بَری کیا گیا ہے جو یہودیوں نے ان پر لگایا ہے۔ بائبل میں ہے کہ بنی اسرائیل کی فرمائش پر حضرت ہارونؑ نے سونے کا ایک بچھڑا بنا کر دیا اور اس کے

لیے قربان گاہ بنائی (خروج ۔ باب ۳۲ ۔ آیت ۱ ۔ ۶)

یہ عجیب بات ہے کہ بنی اسرائیل جن کو اللہ کا پیغمبر مانتے ہیں' ان میں سے کسی کی بھی سیرت کو انہوں نے داغدار کیے بغیر نہیں چھوڑا' اور الزام بھی ایسے سخت لگائے جو اخلاق و شریعت کی نگاہ میں بدترین جرائم شمار ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قوم جب اخلاقی پستیوں میں گری اور ان کے علماء و مشائخ بھی ان میں ملوث ہوئے' تو انہوں نے ان تمام جرائم کو انبیاءؑ کی طرف منسوب کر ڈالا جن کا وہ خود ارتکاب کرتے تھے' تاکہ یہ کہا جا سکے کہ جب نبی تک ان چیزوں سے نہ بچ سکے تو پھر کون بچ سکتا ہے ۔ اس معاملہ میں یہودیوں کا حال ہندوؤں سے ملتا جلتا ہے' انہوں نے بھی اپنے دیوتاؤں اور اوتاروں کی زندگیاں بداخلاقی کے افسانوں سے سیاہ کی ہوئی ہیں تاکہ پنڈتوں اور پروہتوں کی اخلاقی پستیوں کا جواز رہے ۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝۱۵۵ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۶ۚ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷ۧ

ترکیب

(آیت ۱۵۵) ''اِخْتَارَ'' کا مفعول ''قَوْمَهٗ'' ہے' جبکہ ''سَبْعِيْنَ رَجُلًا'' اس کا بدل البعض ہے۔
(آیت ۱۵۷) ''اَلنَّبِيَّ'' اور ''اَلْاُمِّيَّ'' یہ دونوں ''اَلرَّسُوْلَ'' کی صفت ہیں لیکن ترجمہ بدل کے طور پر بہتر ہوگا۔

ترجمہ:

وَاخْتَارَ : اور چُنے	مُوْسٰى : موسیٰؑ نے
قَوْمَهٗ : اپنی قوم سے	سَبْعِيْنَ رَجُلًا : ستر مرد
لِّمِيْقَاتِنَا : ہماری مقرر کردہ جگہ کے لیے	فَلَمَّآ : پھر جب
اَخَذَتْهُمُ : پکڑا ان کو	الرَّجْفَةُ : زلزلے نے
قَالَ : تو (موسیٰؑ نے) کہا	رَبِّ : اے میرے رب

لَوْ شِئْتَ : اگر تو چاہتا تو
مِّنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
اَ : کیا
بِمَا : بسبب اس کے جو
السُّفَهَآءُ : بے وقوفوں نے
اِنْ : نہیں ہے
اِلَّا : مگر
تُضِلُّ : تو بھٹکاتا ہے
مَنْ : اس کو، جس کو
وَتَهْدِیْ : اور تو ہدایت دیتا ہے (اس سے)
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
وَلِیُّنَا : ہمارا کارساز ہے
وَارْحَمْنَا : اور تو رحم کر ہم پر
خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ : بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے

اَهْلَكْتَهُمْ : تو ہلاک کر دیتا ان کو
وَاِیَّایَ : اور مجھ کو بھی
تُهْلِكُنَا : تو ہلاک کرتا ہے ہم کو
فَعَلَ : کیا
مِنَّا : ہم میں سے
هِیَ : یہ
فِتْنَتُكَ : تیری آزمائش
بِهَا : اس سے
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
مَنْ : اس کو، جس کو
اَنْتَ : تو
فَاغْفِرْ لَنَا : پس تو بخش دے ہم کو
وَاَنْتَ : اور تو
وَاكْتُبْ : اور تو لکھ دے

لَنَا : ہمارے لیے
حَسَنَةً : بھلائی
اِنَّا هُدْنَآ : بے شک ہم نے رجوع کیا
قَالَ : (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا
اُصِیْبُ : میں پہنچاتا ہوں
مَنْ : جس پر
وَرَحْمَتِیْ : اور میری رحمت
كُلَّ شَیْءٍ : ہر چیز پر
لِلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
وَیُؤْتُوْنَ : اور پہنچاتے ہیں
وَالَّذِیْنَ : اور وہ، جو
یُؤْمِنُوْنَ : ایمان لاتے ہیں
یَتَّبِعُوْنَ : پیروی کرتے ہیں

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا : اس دنیا میں
وَّفِی الْاٰخِرَةِ : اور آخرت میں (بھی)
اِلَیْكَ : تیری طرف
عَذَابِیْٓ : میرا عذاب
بِهٖ : اس کے ساتھ
اَشَآءُ : میں چاہتا ہوں
وَسِعَتْ : وہ وسیع ہوئی
فَسَاَكْتُبُهَا : پس میں لکھوں گا اس کو
یَتَّقُوْنَ : تقویٰ (اختیار) کرتے ہیں
الزَّكٰوةَ : زکوٰۃ کو
هُمْ بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں پر ہی
اَلَّذِیْنَ : وہ لوگ جو
الرَّسُوْلَ : ان رسولؐ کی

النَّبِیَّ : جو نبی ہیں
الَّذِیْ : وہ
مَکْتُوْبًا : لکھا ہوا
فِی التَّوْرٰىةِ : تورات میں
یَاْمُرُهُمْ : وہ حکم دیتے ہیں ان کو
وَیَنْھٰھُمْ : اور منع کرتے ہیں ان کو
وَیُحِلُّ : اور وہ حلال کرتے ہیں
الطَّیِّبٰتِ : پاکیزہ (چیزوں) کو
عَلَیْهِمْ : ان پر
وَیَضَعُ : اور اتارتے ہیں
اِصْرَھُمْ : ان کے بوجھ کو
الَّتِیْ : جو کہ
عَلَیْهِمْ : ان پر
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
وَعَزَّرُوْهُ : اور تقویت دی انؐ کو
وَاتَّبَعُوا : اور پیروی کی
الَّذِیْٓ : جو کہ
مَعَهٗٓ : انؐ کے ساتھ
الْاُمِّیَّ : امی ہیں
یَجِدُوْنَهٗ : یہ لوگ پاتے ہیں جن کو
عِنْدَهُمْ : اپنے پاس
وَالْاِنْجِیْلِ : اور انجیل میں
بِالْمَعْرُوْفِ : نیکی کا
عَنِ الْمُنْكَرِ : برائی سے
لَھُمُ : ان کے لیے
وَیُحَرِّمُ : اور حرام کرتے ہیں
الْخَبٰٓئِثَ : ناپاک (چیزوں) کو
عَنْھُمْ : ان سے
وَالْاَغْلٰلَ : اور ان طوقوں کو
كَانَتْ : تھے
فَالَّذِیْنَ : پس جو لوگ
بِهٖ : انؐ پر
وَنَصَرُوْهُ : اور مدد کی انؐ کی
النُّوْرَ : اس نور کی
اُنْزِلَ : اتارا گیا
اُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : ہی مراد پانے والے ہیں

نوٹ : آیت ۱۵۷ میں فلاح پانے کے لیے چار شرطیں ذکر کی گئی ہیں۔ اول رسول اللہ ﷺ پر ایمان، دوم آپؐ کی تکریم، سوم آپؐ کی امداد، چہارم قرآن کریم کی اتباع۔ زمانۂ نبوت میں تو یہ تائید و نصرت آپؐ کی ذات کے متعلق تھی اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے دین کی تائید و نصرت ہی رسول اللہ ﷺ کی تائید و نصرت ہے۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ آیت کے شروع میں اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ کی اتباع کا ذکر ہے اور آیت کے آخر میں اس نور کی اتباع کا ذکر ہے جو آپؐ کے ساتھ اتارا گیا یعنی قرآن مجید۔ اس سے ثابت ہوا کہ نجاتِ آخرت قرآن و سنت دونوں کے اتباع پر موقوف ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۵۸ تا ۱۶۲

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۸ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۹
وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۰ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۶۱ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ
لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۲

ب ج س

بَجَسَ يَبْجُسُ (ن) وَبَجَسَ يَبْجِسُ (ض) بَجْسًا: زخم چیرنا' کسی تنگ جگہ سے پانی جاری کرنا۔

اِنْبَجَسَ يَنْبَجِسُ (انفعال) اِنْبِجَاسًا: کسی تنگ جگہ سے پانی جاری ہونا' پھوٹ بہنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۶۰۔

ترکیب

(آیت ۱۶۰) ''قَطَّعْنَا'' کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے ''اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ'' حالتِ نصب میں آیا ہے۔ ''اَسْبَاطًا'' اور ''اُمَمًا'' اس کے معدود یعنی تمیز نہیں ہو سکتے' کیونکہ یہ جمع کے الفاظ ہیں۔ اس لیے ''اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ'' کا معدود محذوف ہے جو کہ ''قَبِيْلَةً'' ہوسکتا ہے' جبکہ ''اَسْبَاطًا'' اور ''اُمَمًا'' حال ہیں۔ (آیت ۱۶۰) ''اِنْبَجَسَتْ'' کا فاعل ہونے کی وجہ سے ''اِثْنَتَا عَشْرَةَ'' حالتِ رفع میں ہے اور ''عَيْنًا'' اس کا معدود یعنی تمیز ہے۔ (آیت ۱۶۱) ''زَادَ يَزِيْدُ'' کی عموماً ایک تمیز آتی ہے۔ یہاں ''سَنَزِيْدُ'' کی تمیز محذوف ہے اور ''اَلْمُحْسِنِيْنَ'' اس کا مفعول ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپ کہیے	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ : اے لوگو
اِنِّيْ : بے شک میں	رَسُوْلُ اللّٰهِ : اللہ کا رسول ہوں
اِلَيْكُمْ : تم لوگوں کی طرف	جَمِيْعَا : سب کی طرف
الَّذِيْ لَهٗ : اُس (اللہ) کا جس کی	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : زمین اور آسمانوں کی حکومت ہے
لَاۤ اِلٰهَ : کوئی الٰہ نہیں ہے	اِلَّا : مگر
هُوَ : وہی	يُحْيٖ : وہ زندگی دیتا ہے

وَيُمِيْتُ : اور وہ (ہی) موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوْا : پس تم لوگ ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ : اللہ پر

وَرَسُوْلِهِ : اور اُس کے رسول پر

النَّبِيِّ : جو نبی ہیں

الْاُمِّيِّ : اُمی ہیں

الَّذِيْ : جو

يُؤْمِنُ : ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ : اللہ پر

وَكَلِمٰتِهٖ : اور اس کے فرمانوں پر

وَاتَّبِعُوْهُ : اور تم لوگ پیروی کرو انؑ کی

لَعَلَّكُمْ : شاید کہ تم لوگ

تَهْتَدُوْنَ : ہدایت پاؤ

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى : اور موسیٰ کی قوم میں سے

اُمَّةٌ : ایک ایسا گروہ ہے

يَّهْدُوْنَ : جو ہدایت دیتا ہے

بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ

وَبِهٖ : اور اس کے ساتھ

يَعْدِلُوْنَ : عدل کرتا ہے

وَقَطَّعْنٰهُمُ : اور ہم نے تقسیم کیا ان کو

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ : بارہ (قبیلوں) میں

اَسْبَاطًا : نسلیں ہوتے ہوئے

اُمَمًا : گروہ در گروہ ہوتے ہوئے

وَاَوْحَيْنَآ : اور ہم نے وحی کیا

اِلٰى مُوْسٰى : موسیٰؑ کی طرف

اِذِ : جب

اسْتَسْقٰهُ : پانی مانگا انؑ سے

قَوْمُهٗٓ : انؑ کی قوم نے

اَنِ : کہ

اضْرِبْ : آپؐ ماریے

بِّعَصَاكَ : اپنی لاٹھی سے

الْحَجَرَ : اس پتھر کو

فَانْبَجَسَتْ : تو پھوٹ بہے

مِنْهُ : اس سے

اثْنَتَا عَشْرَةَ : بارہ

عَيْنًا : چشمے

قَدْ عَلِمَ : جان لیا

كُلُّ اُنَاسٍ : سب لوگوں (یعنی قبیلہ) نے

مَّشْرَبَهُمْ : اپنے پینے کی جگہ کو

وَظَلَّلْنَا : اور ہم نے سایہ کیا

عَلَيْهِمُ : ان پر

الْغَمَامَ : بادل کا

وَاَنْزَلْنَا : اور ہم نے اتارا

عَلَيْهِمُ : ان پر

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى : مَن وسلویٰ

كُلُوْا : کھاؤ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا : اس کی پاکیزہ (چیزوں) میں سے جو

رَزَقْنٰكُمْ : ہم نے عطا کیا تم کو

وَمَا ظَلَمُوْنَا : اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ : اور لیکن (یعنی بلکہ)

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ : وہ لوگ ظلم کرتے تھے اپنے آپ پر

وَاِذْ : اور جب

قِيْلَ : کہا گیا	لَهُمْ : ان سے
اسْكُنُوْا : تم لوگ سکونت اختیار کرو	هٰذِهِ الْقَرْيَةَ : اس بستی میں
وَكُلُوْا : اور کھاؤ	مِنْهَا : اس میں
حَيْثُ : جہاں سے	شِئْتُمْ : تم لوگ چاہو
وَقُوْلُوْا : اور کہو	حِطَّةٌ : معافی ہو
وَّادْخُلُوا : اور داخل ہو	الْبَابَ : دروازے میں
سُجَّدًا : سجدہ کرنے والوں کی حالت میں	نَّغْفِرْ : تو ہم بخش دیں گے
لَكُمْ : تمہارے لیے	خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ : تمہاری خطاؤں کو
سَنَزِيْدُ : ہم زیادہ کریں گے (بلحاظ درجہ)	الْمُحْسِنِيْنَ : بلاکم وکاست کام کرنے والوں کو
فَبَدَّلَ : تو بدل دیا	الَّذِيْنَ : ان لوگوں نے جنہوں نے
ظَلَمُوْا : ظلم کیا	مِنْهُمْ : ان میں سے
قَوْلاً : بات کو	غَيْرَ الَّذِيْ : اس کے علاوہ جو
قِيْلَ : کہا گیا	لَهُمْ : ان سے
فَاَرْسَلْنَا : پھر ہم نے بھیجا	عَلَيْهِمْ : ان پر
رِجْزًا : ایک عذاب	مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے
بِمَا : بسبب اس کے جو	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ : وہ ظلم کرتے تھے

نوٹ: آیت ۱۵۸ اس بات کی دلیل ہے کہ نبوت رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی اور آپؐ قیامت تک ساری دنیا کے پیغمبر ہیں۔ غزوۂ تبوک میں آپؐ تہجد کی نماز کے لیے اٹھے تو کچھ صحابہ کرامؓ آپؐ کی حفاظت کرنے لگے۔ نماز کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ مجھے دی گئی ہیں' مجھ سے پہلے یہ رعایتیں کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں دی گئیں: (۱) میں دنیا جہان کے لوگوں کی طرف پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ اس سے پہلے ہر رسول صرف اپنی قوم کی طرف ہی رسول ہو کر آتا رہا ہے۔ (۲) مجھے صرف رعب سے ہی دشمن پر نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔ (۳) مالِ غنیمت میرے اور میری اُمت کے لیے حلال کر دیا گیا۔ مجھ سے پہلے مالِ غنیمت کھانا گناہ کبیرہ تھا۔ (۴) ساری زمین میرے لیے پاک ہے اور مسجد ہے۔ جہاں کہیں نماز کا وقت آیا اسی مٹی سے مسح یعنی تیمّم کیا اور اسی مٹی پر نماز پڑھ لی۔ مجھ سے پہلے لوگ صرف اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے تھے۔ (۵) مجھ سے کہا گیا کہ ایک درخواست کی اجازت ہے' مانگ لو۔ میں نے اپنا سوال یوم قیامت پر اٹھا رکھا ہے۔ وہ تمہارے لیے ہے اور قائل توحید کے لیے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی یہودی یا نصرانی نے میری امت سے میرے آنے کی خبر سن لی مگر مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ (ابن کثیر)